© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

راقم الحروف ۲۲ ذی الحجہ کو حجازِ مقدس روانہ ہوا تو تبدیلیٔ اقتدار کی تحریک زوروں پر تھی۔ پھر رفتہ رفتہ اس کے شعلوں نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ طرح طرح کی خبروں نے تمام مسلمانوں بالخصوص پاکستان کے حجاج کو نہایت تشویش میں مبتلا کر دیا تھا۔ اور اس تصور سے دل دھڑکنے لگتا کہ جو ملک لاتعداد قربانیوں کے صدقے اسلام کا بول بالا کرنے کے نام پر حاصل کیا گیا آج وہ ملک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ اس عالم میں سب زائرین بیت الحرام کے ہاتھ بے اختیار ربّ البیت کی بارگاہ میں اٹھنے لگتے، مواجہۃ الرسول علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں آہ و زاری ہونے لگتی۔ ملتزم اور غلافِ کعبہ سے لپٹ لپٹ کر ہر ایک زبانِ حال سے ملتجی تھا کہ یا اللہ برِّصغیر میں مسلمانوں کے اس حصار کو جو انکی نااہلیوں کی بدولت آج تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے، ایک بار اور مہلت دے۔ شاید انہیں اپنی کوتاہیوں کا احساس اور غلطیوں کی تلافی کا شعور پیدا ہو جائے اور وہ نئے سرے سے اپنے رب کے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان کو استوار کر سکیں۔ اسی اضطراب میں مارچ کے آخر میں یکایک صدر ایوب کے زوال اور فوجی انقلاب کی خبر آئی اور ظاہر ہے کہ ایک مطلق العنان اور خود سر حکمران کا اس انداز میں زوال و سقوط اپنے پہلو میں عبرت و موعظت کے صد ہا دفتر بھی لیکر آیا۔ عاد و ثمود جیسی اقوام اور جابر و قہار حکمران کے عروج و زوال کی صد ہا داستانیں پہلے ہی درسِ عبرت دے رہی ہیں، مگر یہ تازہ اور چشم دید مثال تو اس بے لاگ حقیقت کی کتنی کھلی شہادت دے رہی ہے کہ "احکم الحاکمین تو ہی مالک الملک ہے، جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

انقلاب آیا اور ہمارے لئے ایک بہت بڑا سبق بن کر آیا کہ جب تک ہم اپنے انتشار اور مصیبتوں کا سرچشمہ جس اقتدار کو سمجھتے رہے، خداوند کریم نے پلک جھپکتے میں اس کا بوجھ تمہاری گردنوں سے اتار دیا تاکہ تم پر اتمامِ حجت ہو جائے۔ پس جس کا تسلط تمہارے اعمال کی شامت تھی اس سے گلو خلاصی بھی تمہارے لئے ایک کڑی آزمائش ثابت ہوئی، ایک ایسی آزمائش جس نے ہمارے اخلاق و کردار اور اجتماعی زندگی کے چھپے ہوئے بہت سے نقائص و عیوب، باطنی نظریات

© rasailojaraid.com